© rasailojaraid.com

اے مسافر یاد رکھ اتنا کہ راہِ شوق میں
منزل اس منزل سے آتی ہے گزر جانے کے بعد

کر رہا ہے میکدے میں فاش اسرارِ ازل
بادہ آشامِ طریقت ہوش میں آنے کے بعد

کون دے اہلِ جنوں کو دعوتِ جوشِ جنوں
اب بہاریں ہیں نہ گلشن تیرے دیوانے کے بعد

مدتوں سے ہیں الم بیگانہ اہلِ جہاں
دور رہتے ہیں ہر اک سے عشق فرمانے کے بعد

غزل

(جناب انور صابری)

روتے روتے عمر گنوائی
پھر بھی محبت راس نہ آئی

بھید کو دل کے دل ہی میں رکھ لے
منہ سے نکلی بات پرائی

دردِ جگر میں پھر ہے کمی سی
اے غمِ جاناں تیری دہائی

ظلمتِ غم میں شمعِ تصور
خود ہی جلائی خود ہی بجھائی

لاکھ وفا نے گیت سنائے
ان کی جفا کو نیند نہ آئی

کس سے کرم کی آس لگائیں
ان کا زمانہ ان کی خدائی

رہ گئے وہ دل تھام کے انور
ہم نے غزل جب اپنی سنائی

© rasailojaraid.com